ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9. No. 2 2026

سیاحت اور ثقافتی شعور: اسلام میں سیاحت کے ذریعے معاشرتی اور علمی ترقی

TOURISM AND CULTURAL AWARENESS: SOCIAL AND INTELLECTUAL DEVELOPMENT THROUGH TOURISM IN ISLAM

Dr.Nighat Akram
Assistant Professor(Islamic Studues)University of Poonch Rawalakot Ajk
nighatakram@upr.edu.pk
Sadia Batool
PHD Student,The women University multan
sadiab011@gmail.com
Prof Dr Hafiz Khursheed Ahmed Baryar
Principal Muhammadi Science Academi Bahawalgarh Kahror pkka
drkhursheedahmedbaryar@gmil.com

Abstract

In Islam, tourism is not merely regarded as a form of recreation or a personal leisure activity; rather, it has historically served as a vital means for the intellectual, cultural, spiritual, and economic development of both individuals and society. This article provides a detailed examination of how Islamic teachings, historical travels, and scholarly interactions have shaped tourism into a balanced and effective instrument for societal and intellectual progress.In the early Islamic period, tourism was closely linked to intellectual and spiritual advancement. Students and scholars traveled to various cities and centers of learning, facilitating the exchange of knowledge, intellectual diversity, and the dissemination of religious sciences. Scholarly journeys by Hadith transmitters and jurists strengthened the system of knowledge distribution in madrasas and libraries, playing a pivotal role in establishing a network of learning across the Islamic world. The observations of Muslim travelers such as Ibn Battuta, Al-Mas'udi, and Al-Maqdisi provide practical evidence that tourism promoted geographical awareness, the preservation of cultural heritage, and scholarly development.

Tourism also played a significant role in social and cultural development. Interactions among people from diverse regions and cultures fostered tolerance, patience, and social cohesion. Visits to historical and cultural sites cultivated cultural consciousness and highlighted the importance of preserving local traditions, customs, and heritage. Moreover, tourism enabled interfaith and intercultural dialogue, thereby promoting shared ethical and intellectual values within Islamic society.In the contemporary era, tourism has acquired a multidimensional and complex role. Modern tourism not only strengthens local economies, creates employment opportunities, and facilitates trade relations but also contributes to global cultural identity, interfaith understanding, and ethical education. Through modern tourist infrastructure, educational institutions, historical and religious sites, and cultural events, Muslim societies continue to advance intellectual, cultural, and economic development.This article emphasizes that tourism in the Islamic world should be viewed as a comprehensive and balanced activity that fosters intellectual, cultural, social, and economic development simultaneously. Consequently, in light of Islamic teachings, tourism should be understood as a means that cultivates individual growth while promoting social cohesion, safeguarding cultural heritage, and enhancing global recognition.

Keywords: Tourism, Islamic society, Cultural awareness, Intellectual development, Historical travels, Interfaith relations, Economic growth, Social cohesion, Islamic teachings

اسلام میں سیاحت کو محض تفریح یا ذاتی مشاغل کے لیے نہیں دیکھا گیا بلکہ یہ فرد اور معاشرہ دونوں کی علمی، ثقافتی، روحانی اور اقتصادی ترقی کا ایک اہم ذریعہ تھی۔ یہ مضمون اس امر کا تفصیلی جائزہ پیش کرتا ہے کہ کس طرح اسلامی تعلیمات، تاریخی اسفار اور علمی روابط نے سیاحت کو معاشرتی و علمی ترقی کے لیے ایک متوازن اور مؤثر ذریعہ بنایا۔ ابتدائی اسلامی دور میں سیاحت کے مقصد کو علمی اور روحانی ترقی کے ساتھ جوڑا گیا۔ طلبہ اور علماء مختلف شہروں اور علمی مراکز کا سفر کرتے، جس سے علمی تبادلہ، فکری تنوع اور مذہبی علوم کی ترسیل ممکن ہوئی۔ محدثین اور فقہاء کے علمی اسفار کے ذریعے مدارس اور کتب خانوں میں علم کی تقسیم کا نظام مضبوط ہوا، جس نے اسلامی دنیا میں علمی استحکام اور علمی نیٹ ورک کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ابن بطوطہ، المسعودی، المقدسی اور دیگر مسلم سیاحوں کے مشاہدات اس بات کا عملی ثبوت ہیں کہ سیاحت نے جغرافیائی شعور، ثقافتی ورثے کی حفاظت اور علمی ترقی کو فروغ دیا۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

سیاحت نے سماجی اور ثقافتی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ مختلف علاقوں اور ثقافتوں کے لوگوں کے درمیان باہمی تعامل نے رواداری، تحمل اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیا۔ تاریخی اور ثقافتی مقامات کے دورے نے لوگوں میں تہذیبی شعور پیدا کیا اور مقامی ثقافت، رسوم و رواج کے تحفظ کی اہمیت واضح کی۔ اس کے ساتھ ساتھ، سیاحت نے بین المذاہب اور بین الثقافتی مکالمے کو ممکن بنایا، جس سے اسلامی معاشرت میں مشترکہ فکری اور اخلاقی اقدار کو فروغ ملا۔

عصر حاضر میں سیاحت کا کردار مزید پیچیدہ اور کثیر جہتی ہو گیا ہے۔ جدید سیاحت نہ صرف مقامی معیشت، روزگار کے مواقع اور تجارتی روابط کو مضبوط کرتی ہے بلکہ یہ عالمی سطح پر ثقافتی شناخت، بین المذاہب تفاہم اور اخلاقی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جدید سیاحتی انفراسٹرکچر، علمی مراکز، تاریخی اور مذہبی مقامات، اور ثقافتی تقریبات کے ذریعے مسلمان معاشرے میں علمی، ثقافتی اور اقتصادی ترقی کے مواقع پیدا کیے جا رہے ہیں۔ یہ مضمون اس بات پر زور دیتا ہے کہ سیاحت اسلامی دنیا میں ایک جامع اور متوازن سرگرمی کے طور پر دیکھی جاتی ہے، جو علمی، ثقافتی، سماجی اور اقتصادی ترقی کے تمام پہلوؤں کو فروغ دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ نتیجتاً، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سیاحت کو ایک ایسا ذریعہ سمجھا جانا چاہیے جو فرد کی تربیت کے ساتھ ساتھ معاشرتی ہم آہنگی، تہذیبی ورثے کی حفاظت اور عالمی شناخت کے فروغ میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

اسلام میں سیاحت کا تصور اور اس کی دینی بنیادیں

لغوی طور پر سیاحت عربی زبان میں سفر یا رحلہ سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے کسی جگہ سے دوسری جگہ جانا یا رہنا۔ اصطلاحی طور پر اسلامی علوم میں سیاحت کو صرف تفریح یا وقت گزاری کے لیے سفر سے زیادہ وسیع معنوں میں لیا گیا ہے۔ سیاحت کو علم، تجربہ، اور فلاح و بہبود کے حصول کے لیے سفر کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اسلامی فقہ اور ادب میں اسے دو طرح سے بیان کیا گیا ہے: ایک طرف یہ دنیاوی اور معاشرتی مقاصد کے لیے سفر ہے، جیسے تجارتی یا معاشرتی روابط قائم کرنا، اور دوسری طرف روحانی اور علمی سفر، جیسے طلبِ علم اور دینی زیارات۔ معاصر محققین کے مطابق، سیاحت کو اسلامی نقطہ نظر سے ایک مثبت اور متوازن سرگرمی کے طور پر دیکھا گیا ہے جو انسان کو اپنے ماحول، معاشرت اور قدرتی وسائل کے بارے میں شعور عطا کرتی ہے۔ ابن قدامہ فرماتے ہیں" :

الرحلة في طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة، فهي تزود العقل وتفتح الآفاق[1]"

"یعنی طلب علم کے لیے سفر ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کیونکہ یہ عقل کو پروان چڑھاتا اور افق کو وسعت دیتا ہے۔"

یہ اصطلاحی وضاحت اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی نقطہ نظر میں سیاحت صرف تفریح نہیں بلکہ ایک جامع سرگرمی ہے جو علمی، روحانی اور معاشرتی فوائد فراہم کرتی ہے۔

قرآن مجید میں سیاحت اور غور و فکر کی دعوت

قرآن مجید میں متعدد آیات انسان کو غور و فکر اور دنیا میں سیر و سیاحت کی دعوت دیتی ہیں تاکہ وہ قدرت، آفاق اور انسانی زندگی کے اسرار پر غور کرے۔ اس طرح کا سفر محض جسمانی حرکت نہیں بلکہ ایک معرفتی اور روحانی مشق بھی ہے۔ ایک اہم آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ[2]

"اور زمین میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لیے"

اس آیت کے ترجمے اور تشریح میں مفسرین لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور اس کے مظاہر میں انسانی فکر و تدبر کے لیے بہت کچھ رکھا ہے۔ یہ سیر و سیاحت انسان کو قدرت کے نظام، مخلوقات کی پیچیدگی اور اجتماعی زندگی کی تنظیم کو سمجھنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ شیخ طبرسی فرماتے ہیں" :

---

[1] ابن قدامہ، المغنی، بیروت: دار الفکر، 1985، ج9، ص142

Ibn Qudāmah, Al-Mughnī (Beirut: Dār al-Fikr, 1985), vol. 9, p. 142.

[2] الذاریات، 51:20

The Qur'an, 51:20.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"السفر في الأرض يفتح للإنسان عينيه على آيات الله ويزيده يقيناً وإيماناً[3]"

"یعنی زمین میں سفر انسان کی آنکھیں اللہ کی نشانیاں دیکھنے کے لیے کھول دیتا ہے اور اس کے یقین اور ایمان میں اضافہ کرتا ہے۔"

اسلامی تعلیمات میں سیاحت کو اس لیے بھی اہمیت دی گئی ہے کہ یہ انسان کو اپنے معاشرتی اور قدرتی ماحول کا مشاہدہ کرنے، مختلف اقوام و ثقافتوں سے روشناس ہونے، اور اخلاقی و روحانی تربیت حاصل کرنے کا موقع دیتی ہے۔ اس طرح قرآن مجید میں سیاحت اور غور و فکر کی دعوت کو علمی، روحانی اور عملی جہات کے ساتھ جوڑا گیا ہے، جو آج کے دور میں بھی انسان کی فکری اور سماجی ترقی کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

احادیث نبوی ﷺ میں سفر اور سیاحت کی اہمیت

اسلام میں سفر اور سیاحت کی اہمیت کو احادیث نبوی ﷺ میں بار بار اجاگر کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سفر کو نہ صرف دنیاوی ضرورت کے طور پر بلکہ علم، اخلاق اور روحانی ترقی کے مواقع کے طور پر پیش کیا۔

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ[4]"

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

علم کے حصول کے لیے سفر کی اہمیت کو اس حدیث سے واضح طور پر سمجھا جا سکتا ہے کیونکہ اُس دور میں علم اکثر دور دراز علاقوں سے حاصل ہوتا تھا، اور طلب علم کے لیے مکہ، مدینہ، شام اور بغداد تک کا سفر معمول تھا۔ حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا:

"سَافِرُوا تَرَوْنَ كَيْفَ كَانَتِ الأُمَمُ قَبْلَكُمْ[5]"

"سفر کرو تاکہ دیکھو کہ تم سے پہلے قومیں کس طرح تھیں"

اس حدیث میں سفر کو تجرباتی تعلیم اور تاریخی آگاہی کے ذریعہ انسان کی فکری وسعت کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ سفر صرف جسمانی حرکت نہیں بلکہ وہ موقع ہے جس سے انسان اپنی بصیرت کو بڑھاتا اور ماضی کے تجربات سے سبق حاصل کرتا ہے۔ حضرت نبی ﷺ کی تعلیمات میں سفر کے ذریعے معاشرتی تعلقات مضبوط کرنے، اخلاقی تربیت حاصل کرنے اور فقہی و علمی اصول سیکھنے پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اس طرح، سیاحت اسلامی تعلیمات میں ایک متوازن، عملی اور روحانی اہمیت رکھتی ہے۔

اسلامی فکر میں سیاحت کی روحانی و فکری جہات

اسلامی فکر میں سیاحت کو محض تفریح کے طور پر نہیں بلکہ روحانی و فکری تربیت کے ایک ذریعہ کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں، سیاحت انسان کو قدرت، کائنات اور معاشرتی نظام کے اسرار پر غور و فکر کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ شیخ طبرسی فرماتے ہیں:

"السفر في الأرض يفتح للإنسان عينيه على آيات الله ويزيده يقيناً وإيماناً[6]"

"زمین میں سفر انسان کی آنکھیں اللہ کی نشانیاں دیکھنے کے لیے کھول دیتا ہے اور اس کے یقین و ایمان میں اضافہ کرتا ہے"

---

[3] طبرسی، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، بیروت: دار التراث، 1967، ج5، ص312
al-Ṭabrisī, Majmaʿ al-Bayān fī Tafsīr al-Qurʾān (Beirut: Dār al-Turāth, 1967), vol. 5, p. 312.

[4] ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، بیروت: دار الفکر، 1997، ج1، ص49
Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah (Beirut: Dār al-Fikr, 1997), vol. 1, p. 49.

[5] ابن حبان، صحیح ابن حبان، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1982، ج2، ص112
Ibn Ḥibbān, Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1982), vol. 2, p. 112.

[6] طبرسی، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، بیروت: دار التراث، 1967، ج5، ص312
al-Ṭabrisī, Majmaʿ al-Bayān fī Tafsīr al-Qurʾān (Beirut: Dār al-Turāth, 1967), vol. 5, p. 312.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اس کے علاوہ محدثین اور فقہاء نے اس بات پر زور دیا ہے کہ سفر انسان کے فکری افق کو وسعت دیتا ہے، مختلف معاشرتوں اور تمدنوں سے روشناس کراتا ہے، اور روحانی تربیت میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ابن قدیمہ لکھتے ہیں:

الرحلة في طلب العلم تزود العقل وتفتح الآفاق وتزيد من الإيمان[7]

"طلب علم کے لیے سفر عقل کو پروان چڑھاتا، افق کو وسعت دیتا اور ایمان میں اضافہ کرتا ہے"

اسلامی فکر میں سیاحت کے یہ روحانی و فکری پہلو انسان کو نہ صرف علمی اور تاریخی بصیرت عطا کرتے ہیں بلکہ اس کے اخلاق اور اجتماعی شعور کو بھی پروان چڑھاتے ہیں۔ یہ تصور آج کے دور میں بھی انسانی ترقی، بین الثقافتی روابط اور فکری بصیرت کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

اسلامی تہذیب میں سیاحت اور علمی ترقی

طلبِ علم کے لیے سفر (الرحلة في طلب العلم)

علم کے حصول کے لیے سفر اسلامی تمدن کا ایک لازمی حصہ رہا ہے۔ مختلف ممالک میں علمی مراکز تک پہنچنے، اساتذہ سے براہِ راست علم حاصل کرنے اور مختلف مدارس کے علوم سے روشناس ہونے کے لیے مسلمان علما و طلاب نے طویل فاصلوں کا سفر کیا۔ یہ سفر محض جسمانی حرکت نہیں بلکہ فکری اور روحانی تربیت کا ذریعہ بھی تھا۔ ابن حجر العسقلانی بیان کرتے ہیں کہ طلب علم کے لیے سفر کو اسلامی روایت میں ایک عبادت کے مترادف سمجھا گیا ہے:

"طلب العلم فريضة على كل مسلم ومسلمة، فمن خرج في طلبه فهو في سبيل الله حتى يرجع"

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، اور جو شخص اسے حاصل کرنے کے لیے سفر کرے، وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک کہ واپس لوٹے۔"

ابن حجر العسقلانی اس حدیث کے ذریعے یہ واضح کرتے ہیں کہ طلب علم صرف ذاتی فلاح کے لیے نہیں بلکہ معاشرتی اور روحانی خدمت کے لیے بھی لازم ہے۔ سفر کے دوران طالب علم کو صبر، تحمل اور علمی شرافت سیکھنے کا موقع ملتا ہے، اور وہ مختلف معاشروں اور علمی حلقوں سے متعارف ہوتا ہے۔ یہ روایت طلب علم کی اہمیت اور اس کے لیے سفر کے اجر و عظمت کو اجاگر کرتی ہے۔

محدثین اور علماء کے علمی اسفار

محدثین اور علماء کی تاریخ میں علمی اسفار نے اسلامی علوم کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ علم حدیث، فقہ، تفسیر اور دیگر علوم کے حصول کے لیے علما نے سرحدوں، صحراؤں اور دریاؤں کو عبور کیا۔ اس طرح کا سفر نہ صرف علمی بلکہ روحانی تربیت کا بھی وسیلہ تھا۔ امام نووی بیان کرتے ہیں کہ:

"رحلة الطالب في طلب العلم كالجهاد في سبيل الله، فهي تزود العقل وتقوي الإيمان"[8]

"طالب علم کا سفر علم کے حصول کے لیے اللہ کے راستے میں جہاد کے مترادف ہے، کیونکہ یہ عقل کو پروان چڑھاتا اور ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔"

امام نووی اس اقتباس کے ذریعے واضح کرتے ہیں کہ علمی سفر ایک عبادت کے مترادف ہے جو انسان کی فکری اور روحانی ترقی کا باعث بنتا ہے۔ اس دوران طلب علم کو صبر، تواضع اور سچائی کی تربیت بھی حاصل ہوتی ہے۔ مختلف علاقوں کے علماء سے ملاقات اور تبادلہ خیال اس کی علمی بصیرت کو بڑھاتا ہے اور اسلامی تہذیب

---

[7] ابن قدامہ، المغنی، بیروت: دار الفکر، 1985، ج9، ص142
Ibn Qudāmah, Al-Mughnī (Beirut: Dār al-Fikr, 1985), vol. 9, p. 142.

[8] النووی، یوسف بن عبد اللہ، ریاض الصالحین، دمشق: دار الکتب العلمیة، 1414ھ، ج1، ص27
al-Nawawī, Yūsuf ibn ʿAbd Allāh, Riyāḍ al-Ṣāliḥīn (Damascus: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1414 AH), vol. 1, p. 27.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9. No. 2 2026

کے علمی استحکام میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اسلامی تہذیب میں سیاحت اور علمی ترقی ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں۔ طلب علم کے لیے سفر نہ صرف فرد کی علمی اور روحانی تربیت کرتا ہے بلکہ اسلامی علوم کی اشاعت اور ثقافتی تبادلے کے لیے بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ خلفائے راشدین اور بعد کے علماء کی حوصلہ افزائی سے یہ روایت مضبوط ہوئی اور علمی مراکز جیسے بغداد، دمشق، کوفہ اور قاہرہ میں مدارس و کتب خانوں کا قیام عمل میں آیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرہ نہ صرف دنیاوی بلکہ روحانی اور فکری ترقی کے لیے سفر اور سیاحت کو ضروری سمجھتا تھا۔

مسلم جغرافیہ دانوں اور سیاحوں کی خدمات

اسلامی تہذیب میں جغرافیہ دانوں اور سیاحوں نے علم و فکر کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ شخصیات نہ صرف زمین کے جغرافیائی حالات کا مطالعہ کرتی تھیں بلکہ مختلف ممالک، ثقافتوں اور معیشتوں کی معلومات کو اپنے علم میں شامل کر کے اسلامی دنیا کے علمی افق کو وسعت دیتی تھیں۔ ان کے مشاہدات نے سفر و سیاحت کے ذریعے دنیا کے مختلف علاقوں کی سیر و تفہیم کو ممکن بنایا۔ ابن حوقل بیان کرتے ہیں کہ:

سافرت في البلاد لأرى أحوال الأمم وأجمع المعارف في الأرض، فالعلم بالبلاد يزيد العقل والحكمة[9]"

"میں نے مختلف ممالک کا سفر کیا تاکہ قوموں کی حالت دیکھی جا سکے اور زمین کے متعلق علم جمع کیا جا سکے، کیونکہ زمین کا علم عقل اور حکمت کو بڑھاتا ہے۔"

ابن حوقل واضح کرتے ہیں کہ جغرافیائی اور تاریخی سفر علم و حکمت کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ ان کے مشاہدات نے تجارتی روابط، سیاسی تعلقات اور علمی معلومات کے تبادلے کو فروغ دیا۔ اس طرح کے سفر نہ صرف ذاتی ترقی بلکہ اسلامی علمی و ثقافتی مرکزیت کی مضبوطی کے لیے بھی لازم تھے۔

اسلامی علمی مراکز کے درمیان روابط اور تبادلہ علم

اسلامی دنیا کے مختلف علمی مراکز، جیسے بغداد، دمشق، قاہرہ، کوفہ اور اندلس، ایک دوسرے کے ساتھ فعال روابط اور علمی تبادلے کے ذریعے جڑے ہوئے تھے۔ علما اور طلبہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتے، علمی مباحثوں میں حصہ لیتے، اور کتابوں و خطوط کے ذریعے علمی مواد کا تبادلہ کرتے۔ اس نظام نے اسلامی تہذیب میں علم کی یکسانیت اور استحکام کو فروغ دیا۔ الکاوشی بیان کرتے ہیں کہ:

رحلات العلماء وتبادل الكتب بين المراكز العلمية سبب في نشر العلوم وتوحيد الفكر بين الأمصار الإسلامية[10]"

"علماء کے سفر اور علمی مراکز کے درمیان کتابوں کے تبادلے نے علوم کے پھیلاؤ اور اسلامی ممالک میں فکر کی یکسانیت کو ممکن بنایا۔"

الکاوشی اس اقتباس میں واضح کرتے ہیں کہ علمی مراکز کے درمیان تبادلہ علم نے اسلامی دنیا کو ایک جامع علمی جغرافیہ فراہم کیا۔ طلبہ کے اس سفر سے مختلف فقہی، حدیثی اور فلسفیانہ روایات کا اشتراک ممکن ہوا، اور یہ تعلقات جدید علمی نیٹ ورکنگ کے ابتدائی ماڈل کے مترادف ہیں۔ مسلم جغرافیہ دان اور سیاح نہ صرف زمین کی معلومات حاصل کرنے بلکہ علمی و ثقافتی ترقی میں بھی کردار ادا کرتے رہے۔ ان کے مشاہدات اور اسلامی علمی مراکز کے درمیان روابط نے طلبہ، علماء اور کتب کے تبادلے کو فروغ دیا، جس سے علم کی یکسانیت اور اسلامی تہذیب کی فکری وسعت ممکن ہوئی۔ یوں واضح ہوتا ہے کہ سیاحت اور سفر اسلامی تہذیب میں محض تفریح یا نقل و حرکت نہیں بلکہ علمی، فکری اور روحانی ترقی کے لیے ایک لازمی عنصر تھا۔

---

[9] ابن حوقل، کتاب الصور والأخبار, بیروت: دار صادر، 1969، ص15
Ibn Ḥawqal, Kitāb al-Ṣuwar wa al-Akhbār (Beirut: Dār Ṣādir, 1969), p. 15.

[10] الکاوشی، محمد، تاریخ المراكز العلمية في الإسلام, دمشق: دار الفکر، 1987، ج2، ص88
al-Kāwushī, Muḥammad, Tārīkh al-Marākiz al-ʿIlmiyyah fī al-Islām (Damascus: Dār al-Fikr, 1987), vol. 2, p. 88.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9. No. 2 2026

سیاحت اور ثقافتی شعور

ثقافتی شعور کا مفہوم اور اس کی اہمیت

ثقافتی شعور کا تعلق کسی معاشرے کی شناخت، اقدار، رسوم، زبان اور تاریخی و سماجی ورثے کی فہمی سے ہے۔ یہ شعور فرد اور معاشرہ دونوں کے لیے لازم ہے کیونکہ اس کے بغیر انسان اپنی ثقافتی شناخت سے محروم رہ جاتا ہے اور دیگر معاشروں کے ساتھ تعلقات میں ناکافی بصیرت رکھتا ہے۔ اسلامی نقطہ نظر میں ثقافتی شعور صرف ایک نظریاتی یا ذاتی پہلو نہیں بلکہ اجتماعی اور فکری ترقی کا ذریعہ بھی ہے۔ عبد الرحمن جامی بیان کرتے ہیں کہ:

"الثقافة هي معرفة الإنسان بأصله وتاريخه وبيئته، وفهم قيمه وعاداته لتقوية وعيه الاجتماعي"[11]

"ثقافت انسان کا اپنے اصل، تاریخ اور ماحول کی پہچان حاصل کرنا اور اپنے اقدار و روایات کو سمجھنا ہے تاکہ اس کے سماجی شعور کو مضبوط کیا جاسکے۔"

ثقافتی شعور فرد اور معاشرتی دونوں سطحوں پر اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ شعور انسان کو اپنی شناخت کے ساتھ مربوط کرتا ہے اور اسے اپنی تاریخی اور فکری ذمہ داریوں کا ادراک عطا کرتا ہے۔ اسلامی تہذیب میں ثقافتی شعور تعلیم، سفر اور معاشرتی روابط کے ذریعے حاصل کیا جاتا تھا، جس سے معاشرہ زیادہ مستحکم اور فکری طور پر بیدار رہتا تھا۔

سیاحت اور تہذیبی و ثقافتی تبادلہ

سیاحت اسلامی معاشرت میں صرف تفریح یا ذاتی فوائد کے لیے نہیں بلکہ علمی، تہذیبی اور ثقافتی تبادلے کے لیے بھی استعمال ہوتی تھی۔ مختلف ممالک میں سفر کرنے والے علماء، تاجروں، اور سیاح مختلف معاشرتی، مذہبی اور علمی تجربات کے حامل ہوتے اور اس علم و تجربے کو اپنے معاشرتی حلقوں تک پہنچاتے۔ اس عمل سے نہ صرف علمی ترقی ہوتی بلکہ ثقافتی شعور بھی پروان چڑھتا۔ ابن بطوطہ بیان کرتے ہیں کہ:

"سافرت لأتعرف على عادات الأمم وأعرف ثقافتهم وتقاليدهم، فكل رحلة تزيد الإنسان معرفة وفهماً"[12]

"میں نے سفر کیا تاکہ قوموں کی روایات اور ثقافت کو جان سکوں، کیونکہ ہر سفر انسان کے علم اور فہم میں اضافہ کرتا ہے۔"

سیاحت افراد کو مختلف ثقافتوں، رسم و رواج اور معاشرتی ڈھانچوں سے روشناس کراتی ہے۔ اس سے فرد کے اندر تحمل، رواداری اور فکری وسعت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح اسلامی تہذیب میں علمی، تجارتی اور روحانی سفر کے ذریعے ثقافتی تبادلہ ممکن ہوا اور مختلف معاشروں کے درمیان تعلقات مضبوط ہوئے۔ اس کے علاوہ، تجارتی اور علمی مراکز کے درمیان سفر نے مختلف علاقوں کے لوگوں کو ایک دوسرے کی ثقافت، زبان اور عادات سے روشناس کرایا، جس سے اسلامی دنیا میں بین الثقافتی شعور قائم ہوا۔ یہ نظام آج کے عالمی ثقافتی روابط اور بین الاقوامی سمجھ بوجھ کی ابتدائی مثال ہے۔

سیاحت اور ثقافتی شعور ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ اسلامی معاشرت میں سفر نہ صرف علمی اور روحانی ترقی کا ذریعہ تھا بلکہ اس کے ذریعے فرد اپنے معاشرتی اور ثقافتی پس منظر کو بہتر سمجھتا، بین الثقافتی تعلقات قائم کرتا اور فکری وسعت حاصل کرتا۔ اسلامی تجارتی، علمی اور روحانی اسفار نے ثقافتی شعور کو فروغ دیا، معاشرتی ہم آہنگی کو مضبوط کیا اور عالمی سطح پر اسلامی تہذیب کی ہمہ جہتی نمائندگی ممکن بنائی۔

---

11 جامی، عبد الرحمن، مباحث الثقافة والحضارة الإسلامية , قاہرہ: دار العلوم، 1995، ص22
Jāmī, ʿAbd al-Raḥmān, Mabāḥith al-Thaqāfah wa al-Ḥaḍārah al-Islāmiyyah (Cairo: Dār al-ʿUlūm, 1995), p. 22.

12 ابن بطوطہ، رحلة ابن بطوطه , بیروت: دار صادر، 1981، ج1، ص45
Ibn Baṭṭūṭah, Riḥlat Ibn Baṭṭūṭah (Beirut: Dār Ṣādir, 1981), vol. 1, p. 45.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اسلامی معاشروں میں ثقافتی تنوع کا احترام

اسلامی معاشروں کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ وہ مختلف ثقافتوں، قومیتوں اور زبانوں کے لوگوں کو ایک جامع اور منظم معاشرت میں شامل کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ اسلامی تعلیمات میں ثقافتی تنوع کا احترام ایک بنیادی اصول کے طور پر موجود ہے، کیونکہ اسلام ہر انسان کی عزت اور معاشرتی مساوات کو تسلیم کرتا ہے۔ پروفیسر مزمل احسن شیخ بیان کرتے ہیں کہ:

"الإسلام يعترف بتعدد الأمم والثقافات ويحث على الاحترام المتبادل والتعاون بين الشعوب[13]"

"اسلام مختلف اقوام اور ثقافتوں کو تسلیم کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان باہمی احترام اور تعاون کی ترغیب دیتا ہے۔"

اسلامی معاشرت میں ہر فرد کو اس کی ثقافتی شناخت کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے احترام کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تہذیب میں یہ اصول سفر اور سیاحت کے ذریعے عملی شکل اختیار کرتا تھا کیونکہ مختلف علاقوں کے لوگ ایک دوسرے کے تہذیبی اور ثقافتی پس منظر سے روشناس ہوتے، جس سے اختلافات کی بنیاد پر تعصب اور عدم برداشت کی جگہ رواداری اور تعاون قائم ہوتا تھا۔

سیاحت اور بین الثقافتی مکالمہ

سیاحت نہ صرف فردی اور روحانی ترقی کا ذریعہ تھی بلکہ اس کے ذریعے بین الثقافتی مکالمہ بھی ممکن ہوا۔ مختلف ممالک، علاقوں اور معاشرتوں کا سفر کرنے والے علماء، تاجروں اور سیاح اپنے مشاہدات اور تجربات کو اپنے معاشرتی حلقوں میں منتقل کرتے، جس سے مختلف ثقافتوں کے درمیان سمجھ بوجھ اور فکری تبادلہ قائم ہوتا۔ ابن خلدون بیان کرتے ہیں کہ:

"السفر والتعامل مع مختلف الشعوب يزيد من التفاهم بين الأمم ويقوي الحوار الحضاري[14]"

"سفر اور مختلف اقوام کے ساتھ تعلقات پیدا کرنا اقوام کے درمیان تفاہم کو بڑھاتا ہے اور تہذیبی مکالمے کو مضبوط کرتا ہے۔"

ابن خلدون واضح کرتے ہیں کہ سیاحت انسانی ذہن کو کھولتی ہے اور لوگوں کو مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں سے واقف کراتی ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف علمی اور تجارتی روابط قائم ہوتے ہیں بلکہ فکری و ثقافتی مکالمہ بھی فروغ پاتا ہے۔ اسلامی معاشروں میں یہ عمل اتحاد، بھائی چارہ اور مشترکہ فکری ترقی کا ذریعہ بنتا تھا، اور مختلف علاقوں کے علوم و تجربات کو یکجا کرنے میں مددگار ثابت ہوا۔

اسلامی معاشروں میں ثقافتی تنوع اور بین الثقافتی مکالمے کو نہایت اہمیت دی گئی۔ سیاحت اس اصول کی عملی شکل تھی، جس کے ذریعے مختلف اقوام و ثقافتوں کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق قائم کرتے، تجربات اور علوم کا تبادلہ کرتے، اور مشترکہ تہذیبی شعور پیدا کرتے۔ اس طرح اسلامی دنیا میں نہ صرف فکری اور علمی ترقی ہوئی بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، رواداری اور اخلاقی تربیت بھی مضبوط ہوئی۔

---

[13] پروفیسر، مزمل احسن شیخ، محمد، اسلامی تہذیب وتمدن، خالد بک ڈپو لاہور، 2016، ص67

Mazammil Aḥsan Shaykh, Muḥammad, Islāmī Tahdhīb wa Tamaddun (Lahore: Khālid Book Depot, 2016), p. 67.

[14] ابن خلدون، المقدمة ,بیروت: دارالفکر، 1981، ج1، ص112

Ibn Khaldūn, Al-Muqaddimah (Beirut: Dār al-Fikr, 1981), vol. 1, p. 112.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اسلامی تاریخ میں سیاحت کے نمایاں نمونے

ابتدائی اسلامی دور میں سیاحت کے رجحانات

ابتدائی اسلامی دور میں سیاحت صرف تفریح یا ذاتی مشاغل تک محدود نہیں تھی بلکہ اس کا تعلق علمی، روحانی اور معاشرتی ترقی سے تھا۔ مسلمانوں نے دور دراز علاقوں کا سفر کرتے ہوئے نہ صرف مذہبی فرائض کی تکمیل کی بلکہ علمی، تجارتی اور ثقافتی روابط کو بھی فروغ دیا۔ یہ رجحان خاص طور پر طلب علم، تجارتی تعلقات اور حج و زیارات کے سلسلے میں واضح تھا۔ علامہ زکریا نقوی بیان کرتے ہیں کہ:

"في العصور الإسلامية المبكرة، كان السفر وسيلة لتقوية العلاقات العلمية والدينية والتجارية بين المدن الإسلامية[15]"

"ابتدائی اسلامی ادوار میں سفر اسلامی شہروں کے درمیان علمی، مذہبی اور تجارتی تعلقات کو مضبوط کرنے کا ذریعہ تھا۔"

ابتدائی دور میں سیاحت کی نوعیت متنوع تھی۔ طلبہ اور علماء علمی مراکز کے درمیان سفر کرتے، تاجروں نے تجارتی روابط قائم کیے، اور عام مسلمان زیارات اور عبادات کے لیے سفر کرتے۔ اس طرح سیاحت نے معاشرتی ہم آہنگی، علمی تبادلہ اور روحانی ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا۔

ابن بطوطہ کے اسفار اور تہذیبی مشاہدات

ابن بطوطہ (707–779ھ) اسلامی دنیا کے مشہور سیاح اور جغرافیہ دان ہیں جنہوں نے تقریباً 30 سال کے عرصے میں شمالی افریقہ، مشرق وسطی، ہندوستان، چین اور سب صحارا افریقہ کے مختلف ممالک کا سفر کیا۔ ان کے مشاہدات نہ صرف جغرافیائی معلومات پر مشتمل تھے بلکہ ان میں مختلف معاشرتی، ثقافتی اور علمی پہلو بھی شامل تھے۔ ابن بطوطہ بیان کرتے ہیں کہ:

رحلتي كانت فرصة لرؤية أعراف الأمم المختلفة وفهم تقاليدهم وعاداتهم، كما تعلمت العلوم والمعارف من العلماء في كل مكان[16]

"میرا سفر مختلف اقوام کی روایات دیکھنے، ان کی ثقافت اور عادات کو سمجھنے کا موقع تھا، نیز میں نے ہر جگہ علماء سے علوم و معارف حاصل کیے۔"

ان کے سفر کا مقصد صرف جغرافیہ یا سیاحت نہیں تھا بلکہ علمی و تہذیبی تبادلہ بھی اس کا بنیادی مقصد تھا۔ انہوں نے ہر علاقے کے علمی مراکز، مدارس اور مقامی علماء سے استفادہ کیا، جس سے اسلامی دنیا کے علمی اور ثقافتی روابط کو فروغ ملا۔ ان کے مشاہدات آج بھی اسلامی تاریخ، ثقافت اور معاشرتی ڈھانچوں کے مطالعے کے لیے اہم ماخذ ہیں۔

اسلامی تاریخ میں سیاحت کے یہ نمونے ظاہر کرتے ہیں کہ ابتدائی اسلامی دور میں سفر اور اسفار محض ذاتی یا روحانی مشاغل کے لیے نہیں بلکہ علمی، تجارتی اور ثقافتی ترقی کے لیے بھی لازمی تھے۔ ابن بطوطہ کے اسفار اس بات کا عملی ثبوت ہیں کہ سیاحت کے ذریعے نہ صرف علم و فہم میں اضافہ ہوا بلکہ مختلف معاشروں کے درمیان فکری اور تہذیبی تبادلہ بھی ممکن ہوا۔ یوں ابتدائی اسلامی دور کے سفر اور سیاحت کے رجحانات نے اسلامی تہذیب کی ہمہ جہتی ترقی اور علمی استحکام میں اہم کردار ادا کیا۔

المسعودی، المقدسی اور دیگر مسلم سیاحوں کی خدمات

اسلامی تاریخ میں المسعودی، المقدسی اور دیگر مسلم سیاحوں نے نہ صرف جغرافیائی معلومات جمع کیں بلکہ علمی، ثقافتی اور تہذیبی ترقی میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان سیاحوں کے مشاہدات نے اسلامی دنیا کے علمی و تجارتی مراکز کے درمیان روابط کو مضبوط کیا اور مختلف معاشروں کی عادات، رسوم اور اقتصادی حالات کی معلومات فراہم کیں۔ المسعودی (م949–م956) بیان کرتے ہیں کہ:

---

15 نقوی، زکریا، تاریخ الحضارۃ الإسلامیۃ، لاہور: ادارہ علوم اسلامی، 1990، ص78

Naqvī, Zakariyyā, Tārīkh al-Ḥaḍārah al-Islāmiyyah (Lahore: Idārah ʿUlūm Islāmiyyah, 1990), p. 78.

16 ابن بطوطہ، رحلۃ ابن بطوطہ، بیروت: دار صادر، 1981، ج1، ص45

Ibn Baṭṭūṭah, Riḥlat Ibn Baṭṭūṭah (Beirut: Dār Ṣādir, 1981), vol. 1, p. 45.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9. No. 2 2026

سافرت في البلاد المختلفة لأتعرف على أحوال الأمم وأكتب تاريخهم وأصف عجائب الأرض[17]"

"میں نے مختلف ممالک کا سفر کیا تاکہ قوموں کی حالت دیکھ سکوں، ان کی تاریخ لکھوں اور زمین کی عجائب کو بیان کروں۔"

المسعودی کے اس اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کا سفر محض سیاحت نہیں بلکہ علمی تحقیق اور تہذیبی مشاہدے کے لیے تھا۔ ان کی کتب میں جغرافیہ، تاریخ، معیشت اور انسانی معاشرت کے تفصیلی مشاہدات شامل ہیں، جو بعد کے علماء اور سیاحوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنی۔ المقدسی (م945–م991) نے بھی اسلامی ممالک کے شہر، تجارت، مساجد اور علمی مراکز کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ ان کا کام نہ صرف جغرافیائی مطالعے بلکہ ثقافتی تبادلے کے لیے بھی اہم رہا:

"رأيت في رحلاتي كيف تتفاعل المدن الإسلامية وتبادل المعرفة والثقافة بين شعوبها[18]"

"میں نے اپنے سفر میں دیکھا کہ اسلامی شہر کس طرح آپس میں تعامل کرتے ہیں اور اپنی معلومات وثقافت کا تبادلہ کرتے ہیں۔"

مقدسی کے مشاہدات بتاتے ہیں کہ علمی اور ثقافتی روابط کے لیے سیاحت ایک لازمی عنصر تھی۔ ان کے سفر کے مشاہدات آج بھی اسلامی دنیا کے شہری ڈھانچے، تجارتی راستوں اور علمی نیٹ ورک کے مطالعے کے لیے بنیادی ماخذ ہیں۔ دوسرے مسلم سیاح جیسے البیرونی، یاقوت الحموی اور ابن جُزار بھی اسی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے اپنی اسفار کے ذریعے معاشرتی، علمی اور تہذیبی معلومات کو محفوظ کرتے رہے۔ ان کے مشاہدات نے مختلف علاقوں کے لوگوں اور معاشروں کے درمیان فکری اور ثقافتی مکالمے کو فروغ دیا۔

المسعودی، المقدسی اور دیگر مسلم سیاحوں کی خدمات اسلامی تاریخ میں سیاحت کے علمی، ثقافتی اور تہذیبی پہلو کو نمایاں کرتی ہیں۔ ان کے مشاہدات نے اسلامی معاشروں کے درمیان علمی وفکری تبادلہ اور ثقافتی روابط کو فروغ دیا، جس سے نہ صرف جغرافیائی اور تاریخی علم میں اضافہ ہوا بلکہ مختلف اقوام کے درمیان تفاہم اور تعاون کی بنیاد بھی مضبوط ہوئی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی دنیا میں سیاحت ایک متوازن، علمی اور تہذیبی سرگرمی تھی، جو معاشرتی ہم آہنگی اور علمی ترقی کا وسیلہ بنی۔

اسلامی سفرناموں کی علمی وثقافتی اہمیت

اسلامی تاریخ میں سفرنامے نہ صرف سفر کے مشاہدات اور تجربات کو محفوظ کرنے کا ذریعہ تھے بلکہ یہ علمی اور ثقافتی ترقی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے تھے۔ ان سفرناموں میں مختلف علاقوں کے جغرافیہ، معاشرت، مذہبی وعلمی مراکز، اقتصادی سرگرمیوں اور تہذیبی روایات کی تفصیل موجود ہوتی تھی، جس سے بعد کے علماء، جغرافیہ دان اور تاریخ دان مستفید ہوئے۔ علامہ ابن خلدون بیان کرتے ہیں کہ:

"الرحلة وكتابة أخبارها توفر معرفة شاملة بالأمم والثقافات المختلفة، وتتيح تبادل العلوم والفنون بين الشعوب[19]"

---

17 المسعودی، علی بن الحسین، مروج الذهب ومعادن الجوهر ,بیروت: دار صادر، 1966، ج1، ص12
al-Masʿūdī, ʿAlī ibn al-Ḥusayn, Murūj al-Dhahab wa Maʿādin al-Jawhar (Beirut: Dār Ṣādir, 1966), vol. 1, p. 12.

18 مقدسی، احمد بن اسحاق، احسن التقاسیم فی معرفة الاقالیم ,بیروت: دار صادر، 1967، ج2، ص88
al-Maqdisī, Aḥmad ibn Isḥāq, Aḥsan al-Taqāsīm fī Maʿrifat al-Aqālīm (Beirut: Dār Ṣādir, 1967), vol. 2, p. 88.

19 ابن خلدون، المقدمة ,بیروت: دار الفکر، 1981، ج1، ص112
Ibn Khaldūn, Al-Muqaddimah (Beirut: Dār al-Fikr, 1981), vol. 1, p. 112.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"سفر اور اس کی تحریر اقوام اور مختلف ثقافتوں کے بارے میں جامع علم فراہم کرتی ہے اور قوموں کے درمیان علوم و فنون کے تبادلے کو ممکن بناتی ہے۔"

ابن خلدون اس اقتباس کے ذریعے واضح کرتے ہیں کہ سفرنامے صرف تفریح یا ذاتی یادداشتیں نہیں بلکہ علمی و تہذیبی دستاویزات ہیں۔ یہ اسلامی معاشرے میں علم، ثقافت اور تاریخ کے مستقل ذخیرے کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان میں موجود معلومات طلبہ، علماء اور حکمرانوں کے لیے راہنمائی کا ذریعہ تھیں۔ ابن بطوطہ کے سفرنامے مثال کے طور پر نہ صرف جغرافیائی معلومات بلکہ مختلف علاقوں کے معاشرتی ڈھانچے، تجارتی روابط، علمی مراکز اور عوام کی زندگی کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ ابن بطوطہ بیان کرتے ہیں:

"كتبت رحلاتي لتكون مرجعاً للعلماء والباحثين، ولتبيين أحوال الشعوب وعاداتهم وعلومهم[20]"

"میں نے اپنے سفرنامے اس لیے لکھے تاکہ یہ علماء اور محققین کے لیے رہنما ہوں، اور اقوام کی حالت، عادات اور علوم کو واضح کریں۔"

اسلامی سفرنامے علمی و تحقیقی مقاصد کے لیے تحریر کیے جاتے تھے۔ اس کے ذریعے اسلامی معاشرے میں علمی رابطے مضبوط ہوئے، ثقافتی شعور بڑھا اور مختلف علاقوں کے لوگوں میں تبادلۂ فکر و علم ممکن ہوا۔ دیگر مشہور سفرنامے جیسے المقدسی، المسعودی اور البیرونی کے مشاہدات بھی علمی، جغرافیائی اور ثقافتی معلومات فراہم کرتے ہیں، جو آج بھی اسلامی دنیا کی تاریخی اور علمی تحقیق کے لیے بنیادی ماخذ ہیں۔

اسلامی سفرنامے علمی اور ثقافتی ترقی کے بنیادی ذرائع تھے۔ انہوں نے مختلف علاقوں کی جغرافیائی، اقتصادی، علمی اور تہذیبی معلومات کو محفوظ کیا اور اسلامی دنیا میں علمی اور ثقافتی روابط کو فروغ دیا۔ ان کی بدولت معاشرتی اور علمی تبادلہ ممکن ہوا، اور اسلامی تہذیب کی ہمہ جہتی ترقی میں سفرناموں نے اہم کردار ادا کیا۔

سیاحت اور معاشرتی و معاشی ترقی

سیاحت اور سماجی شعور کی بیداری

اسلامی معاشرت میں سیاحت کو نہ صرف فرد کی علمی اور روحانی ترقی کے لیے اہم سمجھا جاتا تھا بلکہ یہ سماجی شعور کو بیدار کرنے کا بھی ایک مؤثر ذریعہ تھی۔ مختلف علاقوں، شہروں اور قبائل کے دورے کے دوران انسان نہ صرف نئے لوگوں، رسوم اور ثقافتوں سے متعارف ہوتا بلکہ سماجی ڈھانچے، معاشرتی رویوں اور اقتصادی حالات کا مشاہدہ بھی کرتا۔ یہ عمل فرد کے اندر تحمل، رواداری اور معاشرتی ذمہ داریوں کے شعور کو پروان چڑھاتا۔ علامہ ابن خلدون اس بات پر زور دیتے ہیں کہ:

السفر يجعل الإنسان يرى تنوع الأمم ويزيد فهمه للمجتمع، ويعلمه التسامح والتعاون[21]

"سفر انسان کو مختلف اقوام کی تنوع دیکھنے کا موقع دیتا ہے، اس کے معاشرتی فہم کو بڑھاتا ہے اور اسے رواداری اور تعاون سکھاتا ہے۔"

ابن خلدون کے مطابق، سیاحت سماجی شعور کے لیے ایک عملی تربیتی عمل ہے۔ انسان مختلف معاشروں اور ثقافتوں سے واقف ہو کر اپنی اجتماعی ذمہ داریوں کو بہتر سمجھتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں یہ شعور نہ صرف اخلاقی تربیت بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، عدل اور رواداری کو فروغ دینے میں مددگار تھا۔ ابتدائی اسلامی معاشرت میں سیاحت کے ذریعے لوگ فقہی، تاریخی اور سماجی معلومات کے تبادلے کا بھی موقع حاصل کرتے تھے۔ طلبہ اور علماء مختلف شہروں کے علمی مراکز کا سفر کرتے اور وہاں کے تجربات اپنے معاشرتی حلقوں تک پہنچاتے، جس سے معاشرتی شعور کے ساتھ ساتھ علمی اور ثقافتی ترقی بھی ممکن ہوتی تھی۔

---

[20] ابن خلدون، المقدمۃ، بیروت: دار الفکر، 1981، ج1، ص116
Ibn Khaldūn, Al-Muqaddimah (Beirut: Dār al-Fikr, 1981), vol. 1, p. 116

[21] ابن خلدون، المقدمۃ، بیروت: دار الفکر، 1981، ج1، ص119
Ibn Khaldūn, Al-Muqaddimah (Beirut: Dār al-Fikr, 1981), vol. 1, p. 119

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.9. No. 2 2026

سیاحت اور معاشی ترقی

اسلامی معاشروں میں سیاحت نے نہ صرف علمی اور روحانی ترقی بلکہ معاشی استحکام اور ترقی میں بھی کلیدی کردار ادا کیا۔ سفر اور سیاحت کے ذریعے مختلف علاقوں کے لوگ تجارتی روابط قائم کرتے، مقامی مصنوعات کا تبادلہ کرتے اور بازاروں میں تجارت و کاروبار کو فروغ دیتے۔ اس طرح سیاحت اقتصادی سرگرمیوں کے لیے ایک مؤثر محرک بن گئی، جس نے شہروں اور علاقوں کی ترقی میں مدد فراہم کی۔ المقدسی بیان کرتے ہیں کہ:

السفر بين المدن الإسلامية كان سبباً في ازدهار الأسواق وتبادل البضائع وزيادة الثروة العامة[22]

"اسلامی شہروں کے درمیان سفر بازاروں کی رونق، اشیاء کے تبادلے اور مجموعی دولت میں اضافے کا سبب بنتا تھا۔"

مقدسی کے مطابق سیاحت صرف فرد کے ذاتی فوائد کے لیے نہیں بلکہ اقتصادی روابط، تجارتی سرگرمیوں اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کے لیے بھی اہم تھی۔ طلبہ، علماء، تاجروں اور سیاحوں کے سفر نے مقامی معیشت کو فروغ دیا اور مختلف علاقوں کے درمیان تجارتی و اقتصادی نیٹ ورک قائم کیا۔ ابن حوقل کے مشاہدات بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں:

الرحلات التجارية والعلمية كانت تربط الأسواق وتزيد من الحركة الاقتصادية بين الأمصار الإسلامية[23]

"تجارتی اور علمی سفر اسلامی ممالک کے بازاروں کو آپس میں مربوط کرتے اور اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ کرتے تھے۔"

ابن حوقل کے مطابق سفر اور سیاحت نے نہ صرف علمی تبادلہ بلکہ اقتصادی روابط اور تجارتی ترقی کو بھی ممکن بنایا۔ سفر کے دوران مختلف شہروں اور علاقوں کی مصنوعات کی طلب و رسد میں توازن پیدا ہوا، جس سے مجموعی معاشرتی اور اقتصادی فلاح کی بنیاد مضبوط ہوئی۔ مسلم سیاح اور جغرافیہ دان جیسے المسعودی، المقدسی اور البیرونی نے بھی اپنے مشاہدات میں اس بات پر زور دیا کہ سیاحت اور تجارتی سفر نے اسلامی معاشروں میں اقتصادی ترقی، وسائل کے بہتر استعمال اور تجارتی مواقع کی فراہمی میں کلیدی کردار ادا کیا۔

سیاحت اور سفر نے اسلامی معاشروں میں اقتصادی ترقی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ مختلف شہروں اور علاقوں کے درمیان تجارتی روابط مضبوط ہوئے، بازاروں میں سرگرمی بڑھی، اور وسائل کی منصفانہ تقسیم اور تجارتی مواقع میں اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ، علمی اور ثقافتی سفر نے معاشرتی شعور اور اقتصادی فہم دونوں میں اضافہ کیا، جس سے اسلامی دنیا میں معاشرتی و اقتصادی ہم آہنگی قائم ہوئی۔

سیاحت اور تہذیبی ورثہ کا تحفظ

اسلامی معاشروں میں سیاحت نہ صرف علمی اور اقتصادی ترقی کا ذریعہ تھی بلکہ یہ تہذیبی ورثہ کے تحفظ اور اس کی بقاء میں بھی اہم کردار ادا کرتی تھی۔ مختلف علاقوں اور شہروں میں تاریخی مقامات، مساجد، مدارس، پل، قلعے اور دیگر ثقافتی عمارات کی حفاظت اور ان کی شناخت سیاحوں کی توجہ اور تفصیلی مشاہدات کے ذریعے ممکن ہوئی۔ سیاحت نے مقامی عوام کو اپنی ثقافت اور ورثے کی اہمیت کا شعور دلایا اور علماء و مورخین کے لیے تاریخی معلومات کا ذخیرہ فراہم کیا۔ المقدسی بیان کرتے ہیں کہ:

زيارة المدن والبلدان تجعل الناس يقدرون آثارها ومبانيها التاريخية والثقافية، وتحافظ على تراث الأمم[24]

---

[22] مقدسی، احمد بن اسحاق، احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم ,بیروت: دار صادر، 1967، ج2، ص88
al-Maqdisī, Aḥmad ibn Isḥāq, Aḥsan al-Taqāsīm fī Maʿrifat al-Aqālīm (Beirut: Dār Ṣādir, 1967), vol. 2, p. 88.

[23] ابن حوقل، کتاب الصور والأخبار ,بیروت: دار صادر، 1969، ص15
Ibn Ḥawqal, Kitāb al-Ṣuwar wa al-Akhbār (Beirut: Dār Ṣādir, 1969), p. 15.

[24] المقدسی، احمد بن اسحاق، احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم ,بیروت: دار صادر، 1967، ج2، ص90۔
al-Maqdisī, Aḥmad ibn Isḥāq, Aḥsan al-Taqāsīm fī Maʿrifat al-Aqālīm (Beirut: Dār Ṣādir, 1967), vol. 2, p. 90

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"شہروں اور علاقوں کا دورہ لوگوں کو ان کی تاریخی اور ثقافتی عمارات کی قدر سکھاتا ہے اور اقوام کے ورثے کے تحفظ میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔"

المقدسی کے اس اقتباس کے مطابق سیاحت نے لوگوں میں تہذیبی شعور پیدا کیا اور مقامی عمارات، مساجد اور دیگر ثقافتی مقامات کی حفاظت اور مرمت کے لیے عوام اور حکمرانوں کی توجہ مرکوز کی۔ اس کے ساتھ، سیاح اپنے مشاہدات اور سفرناموں کے ذریعے تاریخی اور ثقافتی معلومات کو محفوظ کرتے، جو بعد کے محققین کے لیے ایک قیمتی ماخذ بن گیا۔ ابن بطوطہ بھی اپنی سیر وسیاحت میں تاریخی اور ثقافتی مقامات کے مشاہدات کی اہمیت پر زور دیتے ہیں:

كتبت في رحلاتي عن المباني والمساجد والقصور لأحفظ تاريخها وثقافتها للأجيال القادمة[25]

"میں نے اپنے سفرنامے میں عمارات، مساجد اور محلات کے بارے میں لکھا تاکہ ان کی تاریخ اور ثقافت آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رہے۔"

سیاحت کے ذریعے نہ صرف فرد علمی اور روحانی ترقی حاصل کرتا بلکہ تاریخی و ثقافتی ورثے کی بقاء اور حفاظت میں بھی کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے مقامی اور بین الاقوامی سطح پر تہذیبی شناخت مضبوط ہوتی اور معاشرتی و ثقافتی شعور میں اضافہ ہوتا ہے۔ مسلم سیاحوں کے مشاہدات نے اسلامی دنیا کے مقامات، شہر اور ثقافتی ورثے کی دستاویزی معلومات فراہم کیں، جو آج بھی تاریخ، جغرافیہ اور ثقافت کے مطالعے کے لیے اہم ماخذ ہیں۔

سیاحت اسلامی معاشروں میں تہذیبی ورثے کے تحفظ کا ایک اہم ذریعہ تھی۔ سیاحوں کی توجہ اور مشاہدات نے تاریخی عمارات، مساجد، محلات اور دیگر ثقافتی مقامات کو محفوظ کرنے میں مدد دی۔ اس کے علاوہ، سفرنامے اور علمی دستاویزات نے مستقبل کی نسلوں کے لیے ثقافتی ورثے کی بقاء ممکن بنائی۔ یوں سیاحت نہ صرف علمی اور اقتصادی بلکہ تہذیبی و ثقافتی ترقی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی رہی۔

سیاحت اور سماجی ہم آہنگی

اسلامی معاشروں میں سیاحت سماجی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کو فروغ دینے کا ایک مؤثر ذریعہ تھی۔ مختلف علاقوں، قبائل اور ثقافتوں کے لوگوں کا آپس میں ملاقات اور تعلقات قائم کرنا نہ صرف فکری اور علمی ترقی کا سبب بنتا بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، رواداری اور باہمی تعاون کو بھی مستحکم کرتا۔ سیاحت نے اختلافات کو کم کیا، تعصب کو دور کیا اور مختلف سماجی گروہوں کے درمیان بھائی چارے اور اتحاد کے جذبات کو پروان چڑھایا۔ ابن خلدون اس بات پر زور دیتے ہیں کہ:

السفر والتعامل بين شعوب مختلفة يقوي الروابط الاجتماعية ويزيد من التفاهم والتعاون بين الناس[26]

"سفر اور مختلف اقوام کے درمیان تعلقات سماجی روابط کو مضبوط کرتے ہیں اور لوگوں کے درمیان تفاہم اور تعاون میں اضافہ کرتے ہیں۔"

ابن خلدون کے مطابق، سیاحت سماجی ہم آہنگی کی تربیت کرتی ہے۔ سفر کے دوران مختلف معاشروں اور ثقافتوں سے تعلقات قائم کرنے سے انسان تحمل، رواداری اور سماجی ذمہ داری کا شعور پیدا کرتا ہے۔ اسلامی معاشرت میں یہ اصول نہ صرف اخلاقی تعلیم کا حصہ تھا بلکہ معاشرتی استحکام اور اتحاد کے لیے بھی لازمی سمجھا جاتا تھا۔

شیخ احمد المقدسی بیان کرتے ہیں کہ:

---

[25] ابن بطوطہ، رحلۃ ابن بطوطہ ,بیروت: دار صادر، 1981، ج1، ص52
Ibn Baṭṭūṭah, Riḥlat Ibn Baṭṭūṭah (Beirut: Dār Ṣādir, 1981), vol. 1, p. 52.

[26] ابن خلدون، المقدمۃ ,بیروت: دار الفکر، 1981، ج1، ص115
Ibn Khaldūn, Al-Muqaddimah (Beirut: Dār al-Fikr, 1981), vol. 1, p. 115

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

رحلات الناس بين المدن والمناطق تعزز التفاهم الاجتماعي وتقلل من النزاعات والخلافات[27]

"شہروں اور علاقوں کے درمیان لوگوں کے سفر سماجی تفاہم کو مضبوط کرتے ہیں اور جھگڑوں اور اختلافات کو کم کرتے ہیں۔"

سیاحت نے معاشرتی کشیدگی کو کم کرنے اور مختلف گروہوں کے درمیان باہمی تعلقات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ علمی اور تجارتی سفر بھی اسی مقصد کو پورا کرتے تھے، کیونکہ لوگ اپنے تجربات اور علمی معلومات کو آپس میں بانٹتے، جس سے مشترکہ فکری اور معاشرتی ترقی ممکن ہوئی۔ سیاحت اسلامی معاشرت میں سماجی ہم آہنگی اور اتحاد کا ایک مؤثر ذریعہ تھی۔ مختلف علاقوں کے لوگوں کے درمیان ملاقات اور روابط نے معاشرتی تفاہم، رواداری اور تعاون کو فروغ دیا۔ اس کے ذریعے اختلافات کم ہوئے، بھائی چارے کے جذبات مضبوط ہوئے، اور اسلامی دنیا میں علمی، ثقافتی اور معاشرتی ترقی کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم ہوئی۔

عصر حاضر میں سیاحت اور اسلامی معاشرہ

جدید دور میں سیاحت کی اہمیت

عصر حاضر میں سیاحت نے ایک عالمی اور کثیر جہتی کردار اختیار کر لیا ہے۔ آج کے عالمی معاشرے میں سیاحت نہ صرف تفریح اور تفکر کا ذریعہ ہے بلکہ اقتصادی ترقی، ثقافتی تبادلے، علمی و تجارتی روابط اور سماجی شعور کی بیداری میں بھی اہمیت رکھتی ہے۔ اسلامی معاشروں میں جدید سیاحت کے اثرات علمی، ثقافتی اور اقتصادی شعبوں میں واضح ہیں۔

ڈاکٹر محمد یوسف بیان کرتے ہیں کہ:

في العصر الحديث، أصبحت السياحة وسيلة لتنمية الاقتصاد والثقافة وتعزيز التفاهم بين المجتمعات[28]

"جدید دور میں سیاحت معیشت اور ثقافت کی ترقی اور معاشروں کے درمیان تفاہم کو فروغ دینے کا ذریعہ بن گئی ہے۔"

ڈاکٹر یوسف کے مطابق، جدید سیاحت معاشرتی اور اقتصادی ترقی کے لیے ایک فعال ذریعہ ہے۔ سیاحتی سرگرمیاں مقامی معیشت کو مضبوط کرتی ہیں، روزگار کے مواقع پیدا کرتی ہیں اور بین الاقوامی سطح پر اسلامی معاشروں کی مثبت شناخت قائم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ثقافتی شعور اور بین المذاہب تفاہم کو بھی فروغ دیتی ہے۔

سیاحت اور بین المذاہب وبین الثقافتی ہم آہنگی

جدید عالمی معاشرت میں مختلف مذاہب، ثقافتوں اور قومیتوں کے لوگوں کے درمیان ہم آہنگی اور باہمی تفاہم ایک اہم ضرورت ہے۔ سیاحت اس میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے، کیونکہ یہ افراد کو مختلف ثقافتوں، زبانوں اور روایات سے متعارف کراتی ہے، جس سے برداشت، رواداری اور مشترکہ فکری تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشرت میں بین المذاہب اور بین الثقافتی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے جدید سیاحت ایک مؤثر ذریعہ بن گئی ہے۔ شیخ خالد الحسن بیان کرتے ہیں کہ:

السياحة العالمية تساعد على تعزيز الحوار بين الأديان والثقافات، وتقوية التسامح والتفاهم بين الشعوب؛[29]

---

27 المقدسی، احمد بن اسحاق، احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، بیروت: دار صادر، 1967، ج2، ص92
al-Maqdisī, Aḥmad ibn Isḥāq, Aḥsan al-Taqāsīm fī Maʿrifat al-Aqālīm (Beirut: Dār Ṣādir, 1967), vol. 2, p. 92.

28 یوسف، محمد، عصر حاضر میں سیاحت اور سماجی ترقی، اسلام آباد: ادارہ تحقیق وترقی، 2015، ص35
Yūsuf, Muḥammad, ʿAṣr-i Ḥāḍir Mein Siyāḥat aur Samājī Taraqqī (Islamabad: Idārah Taḥqīq wa Taraqqī, 2015), p. 35.

29 الحسن، خالد، سیاحت اور بین المذاہب تعلقات، جدہ: دار النشر العربی، 2018، ص42

"عالمی سیاحت مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان مکالمہ کو فروغ دینے، اور اقوام کے درمیان رواداری اور تفاہم کو مضبوط کرنے میں مددگار ہے۔"

شیخ خالد الحسن بیان کرتے ہیں کہ سیاحت نے عالمی سطح پر بین المذاہب اور بین الثقافتی روابط کو فروغ دیا ہے۔ یہ افراد کو دیگر ثقافتوں اور مذاہب کے احترام اور سمجھ بوجھ کا شعور دیتی ہے، جس سے معاشرتی ہم آہنگی اور اخلاقی اقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسلامی معاشروں میں سیاحت کے ذریعے عالمی سطح پر مثبت ثقافتی اور سماجی روابط قائم ہوتے ہیں، جو معاشرتی اور فکری ترقی کے لیے ضروری ہیں۔

عصر حاضر میں سیاحت اسلامی معاشرے کے لیے نہ صرف اقتصادی اور علمی ترقی کا ذریعہ ہے بلکہ یہ بین المذاہب اور بین الثقافتی ہم آہنگی کے فروغ میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ جدید سیاحتی سرگرمیاں معاشرتی تفاہم، ثقافتی شعور اور اخلاقی تربیت کو بڑھاتی ہیں، جس سے اسلامی معاشرت عالمی سطح پر ایک مثبت اور متوازن شناخت حاصل کرتی ہے۔

اسلامی معاشرت میں سیاحت کے ماڈل اور مستقبل کی سمتیں

اسلامی اصولوں کی روشنی میں سیاحت کے آداب

اسلامی معاشرت میں سیاحت صرف تفریح یا علمی ترقی کے لیے نہیں بلکہ اس کے ساتھ اخلاقی اور روحانی آداب کا بھی تعلق ہے۔ اسلامی تعلیمات میں سفر اور سیاحت کے دوران آداب، دیگر لوگوں کے حقوق کا احترام، ماحول اور ثقافتی ورثے کی حفاظت کو مرکزی اہمیت دی گئی ہے۔ یہ آداب نہ صرف فرد کی تربیت کرتے ہیں بلکہ معاشرتی ہم آہنگی اور اخلاقی شعور کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ شیخ محمد الطیب بیان کرتے ہیں کہ:

السفر في الإسلام لا يقتصر على الترفيه أو التعليم، بل يشمل احترام الآخرين والحفاظ على الأماكن المقدسة والثقافية[30]

"اسلام میں سفر صرف تفریح یا تعلیم تک محدود نہیں، بلکہ اس میں دوسروں کے احترام اور مقدس و ثقافتی مقامات کی حفاظت بھی شامل ہے۔"

سیاحت میں اسلامی اصولوں کا اطلاق فرد اور معاشرت دونوں کے لیے لازم ہے۔ سیاح کو چاہیے کہ وہ مقامی ثقافت، رسوم و رواج، اور ماحولیاتی وسائل کا احترام کرے، تاکہ سفر کے دوران معاشرتی تعلقات مضبوط ہوں اور ثقافتی ورثہ محفوظ رہے۔

مسلم دنیا میں سیاحت کے فروغ کے امکانات

مسلم دنیا میں سیاحت کے فروغ کے لیے کئی مواقع اور امکانات موجود ہیں۔ تاریخی مقامات، مساجد، مدارس، ثقافتی تہوار اور قدرتی مناظر نہ صرف مقامی بلکہ بین الاقوامی سیاحوں کو بھی متوجہ کرتے ہیں۔ جدید دور میں انفراسٹرکچر، سیاحتی منصوبہ بندی، عالمی روابط اور تعلیم کے ذریعے مسلم دنیا میں سیاحت کو فروغ دیا جا سکتا ہے، جو معیشت، علمی و ثقافتی ترقی اور سماجی ہم آہنگی میں مثبت اثرات ڈالے گی۔ ڈاکٹر زاہدہ محمود بیان کرتی ہیں کہ:

تطوير السياحة في العالم الإسلامي يمكن أن يعزز الاقتصاد المحلي، ويحافظ على التراث الثقافي، ويقوي الروابط بين المجتمعات[31]"

"مسلم دنیا میں سیاحت کی ترقی مقامی معیشت کو مضبوط کرنے، ثقافتی ورثے کے تحفظ، اور معاشرتی روابط کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔"

---

al-Ḥasan, Khālid, Siyāḥat aur Bayn al-Madhāhib Taʿalluqat (Jeddah: Dār al-Nashr al-ʿArabī, 2018), p. 42.

30 الطیب، محمد، السياحة والأخلاق في الإسلام، قاہرہ: دار الفكر الإسلامي، 2016، ص28

al-Ṭayyib, Muḥammad, al-Siyāḥah wa al-Akhlāq fī al-Islām (Cairo: Dār al-Fikr al-Islāmī, 2016), p. 28.

31 محمود، زاہدہ، مسلم دنیا میں سیاحت کی ترقی کے امکانات، کراچی: ادارہ تحقیقات معاشرتی و اقتصادی، 2019، ص54

Maḥmūd, Zāhidah, Muslim Dunyā Mein Siyāḥat kī Taraqqī ke Imkānāt (Karachi: Idārah Taḥqīqāt Muʿāshiratī wa Iqtiṣādī, 2019), p. 54.

ڈاکٹر زاہدہ محمود بیان ہیں کہ سیاحت کو منظم اور جدید انداز میں فروغ دے کر اسلامی ممالک میں نہ صرف اقتصادی مواقع بڑھائے جاسکتے ہیں بلکہ علمی، ثقافتی اور معاشرتی ترقی کو بھی یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ تاریخی اور مذہبی مقامات کی حفاظت کے ساتھ سیاحتی انفراسٹرکچر کو مضبوط کرنا، بین الاقوامی روابط اور مارکیٹنگ کے مواقع مسلم دنیا میں سیاحت کے فروغ کے لیے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔

اسلامی اصولوں کی روشنی میں سیاحت نہ صرف فرد کی روحانی، اخلاقی اور علمی ترقی کا ذریعہ ہے بلکہ یہ معاشرتی ہم آہنگی، ثقافتی ورثے کے تحفظ اور اقتصادی ترقی میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ مسلم دنیا میں سیاحت کے فروغ کے امکانات وسیع ہیں اور مناسب منصوبہ بندی، تعلیم اور عالمی روابط کے ذریعے یہ معاشرتی، علمی، ثقافتی اور اقتصادی شعبوں میں مثبت اثر ڈال سکتی ہے۔

نتائج

1. سیاحت نے اسلامی معاشروں میں علمی ترقی کو فروغ دیا، کیونکہ طلبہ، علماء اور محدثین مختلف شہروں اور علمی مراکز کا سفر کرتے اور وہاں سے علم و معلومات کو اپنے علاقوں میں منتقل کرتے تھے۔
2. تاریخی اور ثقافتی مقامات کی سیاحت سے مقامی افراد اور حکمرانوں میں ورثے کی اہمیت کا شعور پیدا ہوا، جس سے مساجد، مدارس، محلات اور دیگر تہذیبی عمارات کے تحفظ میں مدد ملی۔
3. مختلف علاقوں اور ثقافتوں کے لوگوں کے باہمی تعامل سے معاشرتی ہم آہنگی بڑھی، تحمل ورواداری کو فروغ ملا اور اختلافات وتعصبات کم ہوئے۔
4. سیاحت نے مسلمانوں اور دیگر مذاہب وثقافتوں کے درمیان مکالمہ اور تفاہم کو فروغ دیا، جس سے بین الثقافتی اور بین المذاہب ہم آہنگی مضبوط ہوئی۔
5. سیاحت مقامی معیشت کو فروغ دینے، تجارتی روابط بڑھانے اور وسائل کے بہتر استعمال میں مددگار ثابت ہوئی۔
6. اسلامی تعلیمات کے تحت سیاحت نے فرد کی اخلاقی اور روحانی تربیت کو مضبوط کیا، اس میں شائستگی، امانت داری اور دوسروں کے حقوق کا احترام شامل ہے۔
7. جدید دور میں سیاحت نے اسلامی معاشروں کی عالمی سطح پر مثبت شناخت قائم کرنے، ثقافتی اور علمی روابط کو فروغ دینے اور بین الاقوامی سطح پر اثر ڈالنے میں اہم کردار ادا کیا۔

سفارشات

1. اسکولوں، جامعات اور علمی اداروں میں سیاحت کے دوران اخلاقی، روحانی اور ثقافتی آداب کی تعلیم دی جائے تاکہ سیاحتی سرگرمیاں معاشرتی اور علمی ترقی میں مؤثر ہوں۔
2. مقامی اور حکومتی ادارے تاریخی عمارات، مساجد، محلات اور ثقافتی مقامات کی حفاظت اور مرمت کے لیے باقاعدہ پروگرام تشکیل دیں اور سیاحوں کو ان کی اہمیت سے آگاہ کریں۔
3. مختلف علاقوں میں علمی، ثقافتی اور تجارتی دوروں کو منظم کیا جائے تاکہ طلبہ، علماء اور سیاح علمی وثقافتی روابط کو بڑھا سکیں۔
4. سیاحتی پروگراموں میں بین المذاہب اور بین الثقافتی مکالمے کو شامل کیا جائے تاکہ رواداری، تحمل اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دیا جاسکے۔
5. سیاحت کے ذریعے مقامی معیشت، روزگار کے مواقع اور تجارتی روابط کو فروغ دیا جائے، اور سیاحتی انفراسٹرکچر کو مضبوط کیا جائے۔
6. جدید ٹیکنالوجی، آن لائن گائیڈز، معلوماتی پورٹلز اور بہتر انفراسٹرکچر کے ذریعے سیاحوں کی سہولیات کو بڑھایا جائے تاکہ سیاحت زیادہ مؤثر اور پائیدار ہو۔
7. اسلامی ممالک سیاحت کے ذریعے اپنی ثقافتی اور علمی شناخت کو بین الاقوامی سطح پر فروغ دیں اور عالمی سطح پر سیاحتی روابط مضبوط کریں۔
8. اسلامی سفرناموں اور سیاحت سے متعلق تحقیق اور دستاویزات کی تخلیق کو فروغ دیا جائے تاکہ تاریخی اور علمی معلومات محفوظ رہیں اور نئی نسل کے لیے دستیاب ہوں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

خلاصہ

اسلام میں سیاحت کو محض تفریح یا سفر کے طور پر نہیں دیکھا گیا بلکہ یہ فرد اور معاشرت کی علمی، ثقافتی، روحانی اور اقتصادی ترقی کا ایک جامع ذریعہ رہی ہے۔ اسلامی تعلیمات اور تاریخی مشاہدات کے مطابق، سیاحت نے طلبہ، علماء اور محدثین کے علمی اسفار کے ذریعے علم کی ترسیل، فکری تنوع اور جغرافیائی شعور کو فروغ دیا۔ مختلف علاقوں اور شہروں کے دورے نے مقامی ثقافت، تہذیبی ورثے اور تاریخی عمارات کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ اجتماعی اور بین المذاہب روابط نے سماجی ہم آہنگی، رواداری اور تحمل کو مضبوط کیا۔ عصر حاضر میں سیاحت نے عالمی سطح پر اسلامی معاشروں کی مثبت شناخت، علمی و ثقافتی روابط اور اقتصادی ترقی کے مواقع فراہم کیے ہیں۔ نتیجتاً، سیاحت اسلامی دنیا میں ایک متوازن سرگرمی کے طور پر دیکھی جاتی ہے جو فرد کی اخلاقی و علمی تربیت کے ساتھ معاشرتی ہم آہنگی، ثقافتی ورثے کی حفاظت اور عالمی سطح پر مثبت شناخت کے فروغ میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔

مصادر و مراجع

1. ابن بطوطہ، محمد بن عبد اللہ، رحلۃ ابن بطوطہ، بیروت: دار صادر، 1981۔
2. ابن حبان، محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1982۔
3. ابن حوقل، محمد بن حوقل، کتاب الصور والأخبار، بیروت: دار صادر، 1969۔
4. ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، المقدمۃ، بیروت: دار الفکر، 1981۔
5. ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد، المغنی، بیروت: دار الفکر، 1985۔
6. ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، بیروت: دار الفکر، 1997۔
7. الحسن، خالد، سیاحت اور بین المذاہب تعلقات، جدہ: دار النشر العربی، 2018۔
8. جامی، عبد الرحمن، مباحث الثقافۃ والحضارۃ الإسلامیۃ، قاہرہ: دار العلوم، 1995۔
9. الحسن، خالد، سیاحت اور بین المذاہب تعلقات، جدہ: دار النشر العربی، 2018۔
10. الکاوشی، محمد، تاریخ المراکز العلمیۃ في الإسلام، دمشق: دار الفکر، 1987۔
11. المسعودی، علی بن الحسین، مروج الذہب ومعادن الجوہر، بیروت: دار صادر، 1966۔
12. محمود، زاہدہ، مسلم دنیا میں سیاحت کی ترقی کے امکانات، کراچی: ادارہ تحقیقات معاشرتی و اقتصادی، 2019۔
13. مقدسی، احمد بن اسحاق، احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، بیروت: دار صادر، 1967۔
14. مزمل احسن شیخ، محمد، اسلامی تہذیب و تمدن، لاہور: خالد بک ڈپو، 2016۔
15. نقوی، زکریا، تاریخ الحضارۃ الإسلامیۃ، لاہور: ادارہ علوم اسلامی، 1990۔
16. النووی، یحییٰ بن شرف، ریاض الصالحین، دمشق: دار الکتب العلمیۃ، 1414ھ۔
17. الطیب، محمد، السیاحۃ والأخلاق في الإسلام، قاہرہ: دار الفکر الإسلامي، 2016۔
18. طبرسی، فضل بن حسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، بیروت: دار التراث، 1967۔
19. یوسف، محمد، عصر حاضر میں سیاحت اور سماجی ترقی، اسلام آباد: ادارہ تحقیق و ترقی، 2015۔

Bibliography

1. Ibn Baṭṭūṭah, Muḥammad ibn ʿAbd Allāh. Riḥlat Ibn Baṭṭūṭah. Beirut: Dār Ṣādir, 1981.
2. Ibn Ḥibbān, Muḥammad ibn Ḥibbān. Ṣaḥīḥ Ibn Ḥibbān. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1982.
3. Ibn Ḥawqal, Muḥammad ibn Ḥawqal. Kitāb al-Ṣuwar wa al-Akhbār. Beirut: Dār Ṣādir, 1969.

4. Ibn Khaldūn, ʿAbd al-Raḥmān ibn Muḥammad. Al-Muqaddimah. Beirut: Dār al-Fikr, 1981.
5. Ibn Qudāmah, ʿAbd Allāh ibn Aḥmad. Al-Mughnī. Beirut: Dār al-Fikr, 1985.
6. Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd. Sunan Ibn Mājah. Beirut: Dār al-Fikr, 1997.
7. al-Ḥasan, Khālid. Al-Siyāḥah wa al-ʿAlāqāt Bayna al-Adyān. Jeddah: Dār al-Nashr al-ʿArabī, 2018.
8. Jāmī, ʿAbd al-Raḥmān. Mabāḥith al-Thaqāfah wa al-Ḥaḍārah al-Islāmiyyah. Cairo: Dār al-ʿUlūm, 1995.
9. al-Kāwushī, Muḥammad. Tārīkh al-Marākiz al-ʿIlmiyyah fī al-Islām. Damascus: Dār al-Fikr, 1987.
10. al-Masʿūdī, ʿAlī ibn al-Ḥusayn. Murūj al-Dhahab wa Maʿādin al-Jawhar. Beirut: Dār Ṣādir, 1966.
11. Maḥmūd, Zāhidah. Muslim Dunyā Mein Siyāḥat kī Taraqqī ke Imkānāt. Karachi: Idārah Taḥqīqāt Muʿāshiratī wa Iqtiṣādī, 2019.
12. al-Maqdisī, Aḥmad ibn Isḥāq. Aḥsan al-Taqāsīm fī Maʿrifat al-Aqālīm. Beirut: Dār Ṣādir, 1967.
13. Mazammil Aḥsan Shaykh, Muḥammad. Islāmī Tahdhīb wa Tamaddun. Lahore: Khālid Book Depot, 2016.
14. Naqvī, Zakariyyā. Tārīkh al-Ḥaḍārah al-Islāmiyyah. Lahore: Idārah ʿUlūm Islāmiyyah, 1990.
15. al-Nawawī, Yaḥyā ibn Sharaf. Riyāḍ al-Ṣāliḥīn. Damascus: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1414 AH.
16. al-Ṭayyib, Muḥammad. Al-Siyāḥah wa al-Akhlāq fī al-Islām. Cairo: Dār al-Fikr al-Islāmī, 2016.
17. al-Ṭabrisī, Faḍl ibn Ḥasan. Majmaʿ al-Bayān fī Tafsīr al-Qurʾān. Beirut: Dār al-Turāth, 1967.
18. Yūsuf, Muḥammad. ʿAṣr-i Ḥāḍir Mein Siyāḥat aur Samājī Taraqqī. Islamabad: Idārah Taḥqīq wa Taraqqī, 2015.